"ن" کا گرنا ہی ہے ۔ اس صورت میں "فاء" کا ترجمہ "تو، کہ، یا پس" سے کرنا بہتر ہے ۔ چنانچہ بعض مترجمین نے اس (فتکونا) کا ترجمہ "پس / تو / کہ تم ہو جاؤ گے" سے بھی کیا ہے [من الظالمین] مِنْ (جار) اور " الظالمین" (مجرور) مل کر کان ناقصہ (جو بصیغہ تکونا آیا ہے) کی خبر یا قائم مقام خبر ہے کیونکہ اصل خبر تو "محسوبَیْنِ" (شمار کیے گئے ہوگے) کی قسم کا کوئی اسم بنتا ہے ۔ جو یہاں محذوف ہے ۔ اور "مِنْ" بلحاظ معنی یہاں بیانیہ بھی ہو سکتا ہے یعنی " از قسم ظالمین" ہو جاؤ گے اور "مِنْ" تبعیض کے لیے بھی ممکن ہے یعنی " فتکوناظالمَیْن من الظالمینَ " (ظالموں میں سے دو ظالم یعنی ظالموں کا ایک حصّہ بن جاؤ گے)

۲ : ۲۵ : ۳ الرسم

آیت زیر مطالعہ کے قریباً تمام کلمات کا رسم املائی اور رسم عثمانی یکساں ہے صرف دو کلمات " یادم " اور " الظلمین " کی قرآنی (عثمانی) املاء عام املاء سے مختلف ہے جس کی تفصیل یوں ہے :

(۱) " یا آدمُ " (یہ اس کا رسم املائی یا رسم معتاد ہے) قرآن کریم میں ہر جگہ " یاءٔ " ندا کے الف کے حذف کے ساتھ بصورت (ی) اور پھر اس (ی) کو " آدم " کے الف کے ساتھ ملا کر لکھا جاتا ہے یعنی بصورت " یادم " ۔ اور خود کلمہ " آدم " کا ابتدائی ھمزہ بھی حذف کر کے لکھا جاتا ہے ۔ یہ لفظ دراصل " أَ ادَمُ " تھا (أا کو ہی ءَا ، آ ، ا وغیرہ کی شکل میں لکھتے ہیں) اب اسے " ادم " ہی لکھا جاتا ہے ۔ پھر " یا " کے بعد والے الف محذوفہ اور " ادم " کے ابتدائی ھمزہ محذوفہ کو بذریعہ ضبط ظاہر کرنے کے کئی طریقے رائج ہیں جیسا کہ آپ " الضبط " کے نمونوں